اکائی–II

باب–2

5267CH02

عالمی آبادی

تقسیم، کثافت اور نشو ونما

سونا نہیں بلکہ صرف عورتیں اور مرد لوگوں کو عظیم اور مضبوط بنا سکتے ہیں۔
وہ عورتیں اور مرد جو سچائی اور عزت کے لیے مضبوطی سے قائم رہتے ہیں اور مدت تک تکلیفیں برداشت کرتے ہیں۔
وہ عورتیں اور مرد جو سخت محنت کرتے ہیں جب کہ دوسرے لوگ سوتے رہتے ہیں۔ وہ جوڈٹے رہتے ہیں جب کہ دوسرے بھاگ جاتے ہیں۔ وہی قوم کے ستون کو مضبوط بناتے ہیں اور اسے آسمان کی بلندیوں تک لے جاتے ہیں۔

رالف والڈو ایمرسن

کسی ملک کے لوگ اس کی اصلی دولت ہیں۔ یہی لوگ اس کا اصل سرمایہ ہیں اور ملک کے دیگر وسائل کا استعمال کرتے ہیں اور اس کی پالیسیوں کو طے کرتے ہیں۔ بالآخر ایک ملک اپنے لوگوں کے ذریعہ پہچانا جاتا ہے۔

یہ جاننا اہم ہے کہ ایک ملک میں کتنی عورتیں اور مرد ہیں، ہر سال کتنے بچے پیدا ہوتے ہیں، کتنے لوگ مرتے ہیں اور کیسے؟ کیا وہ شہروں میں رہتے ہیں یا گاؤں میں، کیا وہ پڑھ یا لکھ سکتے ہیں اور وہ کیا کام کرتے ہیں؟ یہ وہ باتیں ہیں جسے آپ اس اکائی میں پڑھیں گے۔

اکیسویں صدی کے آغاز پر دنیا نے 6 ارب سے زیادہ آبادی کی موجودگی کو قلم بند کیا۔ ہم یہاں ان کی تقسیم کی ترتیب اور کثافت پر بحث کریں گے۔

لوگ کیوں کسی خاص علاقے میں رہنا پسند کرتے ہیں اور دوسرے علاقوں میں نہیں؟

دنیا میں آبادی کی تقسیم غیر مساوی ہے۔ ایشیا کی آبادی کے سلسلے میں جارج بی کریسی کا تبصرہ کہ ''ایشیا میں بہت سے مقامات ہیں جہاں لوگ کم ہیں اور بہت کم مقامات ایسے ہیں جہاں لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے'' عالمی آبادی کی تقسیم کا طرز بتانے کے لیے صحیح ہے۔

دنیا میں آبادی کی تقسیم کا طرز: PATTERNS OF POPULATION DISTRIBUTION IN THE WORLD

تقسیم آبادی کا طرز اور کثافت ہمیں کسی علاقے کی آبادیاتی خصوصیات کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے۔ تقسیم آبادی کی اصطلاح سے مراد وہ طریقہ ہے جس میں لوگ سطح زمین پر پھیلے ہوئے ہیں۔ موٹے طور پر دنیا کی 90 فی صد آبادی زمین کے 10 فی صد علاقے میں رہتی ہے۔

دنیا کے سب سے زیادہ آبادی والے 10 ممالک میں تقریباً دنیا کی 60 فی صد آبادی رہتی ہے۔ ان 10 ممالک میں سے 6 ایشیا میں واقع ہیں۔ ایشیا کے ان چھ ممالک کی پہچان کیجیے۔

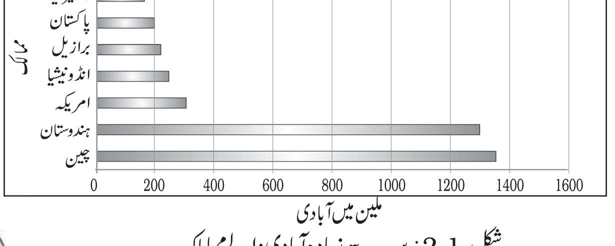

شکل 2.1: سب سے زیادہ آبادی والے ممالک

© NCERT not to be republished

آبادی کی کثافت

DENSITY OF POPULATION

زمین کی ہر اکائی میں اس پر رہنے والے لوگوں کی پرورش کرنے کے لیے محدود صلاحیت ہوتی ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ لوگوں کی تعداد اور زمین کے سائز کے درمیان تناسب کو سمجھا جائے۔یہی تناسب آبادی کی کثافت ہے۔عام طور پر اس کی پیائش فی مربع کلومیٹر افراد کی تعداد میں کی جاتی ہے۔

$$\text{آبادی کی کثافت} = \frac{\text{آبادی}}{\text{رقبہ}}$$

مثال کے طور پر اگر کسی علاقے x کا رقبہ 100 مربع کلومیٹر ہے اور آبادی 1,50,000 افراد پر مشتمل ہے تو آبادی کی کثافت کی پیائش اس طرح کی جاتی ہے:

$$\text{کثافت} = \frac{1,50,000}{100}$$

$= 1500$ افراد/ مربع کلومیٹر

آپ کو علاقہ x کے بارے میں اس سے کیا پتہ چلتا ہے؟

ذیل میں دیے گئے جدول کو دیکھیے:

کیا آپ مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ ایشیا میں آبادی کی کثافت سب سے زیادہ ہے۔کلاس میں گفتگو کیجیے کہ اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟

آبادی کی تقسیم کو متاثر کرنے والے عوامل

FACTORS INFLUENCING THE DISTRIBUTION OF POPULATION

I جغرافیائی عوامل (Geographical Factors)

(i) پانی کی دستیابی: پانی زندگی کے لیے سب سے اہم عامل ہے۔لوگ ان علاقوں میں رہنا پسند کرتے ہیں جہاں میٹھا پانی آسانی سے میسر ہوتا ہے۔پانی کا استعمال پینے،نہانے،اور کھانے کے لیے کیا جاتا ہے۔اس کا استعمال مویشیوں،فصلوں،صنعتوں اور کشتی رانی کے لیے کیا جاتا ہے۔اسی وجہ سے دریاؤں کے طاس سب سے کثیف آبادی والے علاقے ہیں۔

(ii) زمینی ہیئت: لوگ مسطح میدان اور ہموار ڈھال والے علاقوں میں رہنا پسند کرتے ہیں کیونکہ اس قسم کے علاقے فصل پیدا کرنے، سڑک بنانے اور صنعتوں کو لگانے کے لیے مناسب ہوتے ہیں۔ پہاڑی علاقے نقل وحمل کے جال کو فروغ دینے میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں اس لیے ابتدائی مراحل میں زراعتی اور صنعتی ترقی کے لیے مناسب نہیں ہوتے۔اس لیے ان علاقوں میں آبادی کا رجحان کم ہوتا ہے۔گنگا کا میدان دنیا میں سب سے کثیف آبادی کا علاقہ ہے جبکہ ہمالیہ کے پہاڑی خطوں میں آبادی بہت کم ہے۔

© NCERT not to be republished

شکل **2.2**: خطہ کے لحاظ سے آبادی کی کثافت

خطہ	آبادی (2018)	زمین کا رقبہ (کلومیٹر^2)	فرد، کثافت (کلومیٹر^2)	عالمی حصہ داری
ایشیا	4,545,133,094	31,033,131	146	59.5%
افریقہ	1,287,920,518	29,648,481	43	16.9%
یوروپ	742,648,010	22,134,,900	34	9.7%
لاطینی امریکہ اور کریبین	652,012,001	20,139,378	32	8.5%
شمالی امریکہ	363,844,490	18,651,660	20	4.8%
اوشینیا	41,261,212	8,486,460	5	0.5%

ہر ایک براعظم میں فی صد کے لحاظ سے آبادی کی حصہ داری کا شمار کریں۔کس براعظم میں آبادی کی سب سے زیادہ حصہ داری ہے اور وجوہات بیان کریں۔

ماخذ: http://www.worldometers.info/world-population/ مورخہ 26.10.18

(iii) آب و ہوا: غیر معقول آب وہوا جیسے بہت زیادہ گرم یا سرد ریگستان انسانی بودوباش کے لیے آرام دہ نہیں ہوتے۔ معتدل آب وہوا کے خطے جہاں موسمی تغیر زیادہ نہیں ہوتا انسانوں کی آبادی کے لیے زیادہ موزوں ہوتے ہیں۔ بہت زیادہ بارش والے علاقوں یا غیر معتدل اور سخت آب وہوا کے علاقوں میں آبادی کم ہے۔ بحیرۂ روم کے علاقے اپنی خوش گوار آب وہوا کی وجہ سے تاریخ کے دوراول سے ہی آباد ہیں۔

(iv) مٹی: زرخیز مٹی زراعت اور متعلقہ سرگرمیوں کے لیے اہم ہے۔ اس لیے زرخیز دومٹ مٹی والے علاقوں میں زیادہ لوگ رہتے ہیں کیونکہ زراعت کے لیے زیادہ معاون ہوتے ہیں۔ کیا آپ ہندوستان کے کچھ ایسے علاقوں کا نام بتا سکتے ہیں جہاں غیر زرخیز یا خراب مٹی کی وجہ سے آبادی کم ہے۔

II معاشی عوامل : (Economic Factors)

(i) معدنیات: معدنی ذخائر کے علاقوں میں صنعتیں فروغ پاتی ہیں۔ معدنی اور صنعتی سرگرمیوں کی وجہ سے روزگار پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح ماہر اور نیم ماہر کاریگر ان علاقوں میں آتے ہیں اور انھیں کثیف آبادی کا علاقہ بنا دیتے ہیں۔ افریقہ میں کٹنگا زامبیا تانبے کی پٹی اس قسم کی ایک اچھی مثال ہے۔

(ii) شہر کاری (Urbanisation): شہروں میں بہتر روزگار کے مواقع، تعلیمی سہولیات، بہتر نقل وحمل اور مواصلات کے ذرائع ہوتے ہیں۔ بہتر بلدیاتی سہولیات اور شہری زندگی کی دل کشی لوگوں کو شہروں کی طرف کھینچتی ہیں۔ اس کی وجہ سے دیہات سے شہروں کی طرف ہجرت ہوتی ہے اور شہروں کا حجم بڑھنے لگتا ہے۔ دنیا کے بلاد عظمی ہر سال مہاجرین کی ایک بڑی تعداد کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔

(iii) صنعت کاری (Industrialisation): صنعتی پٹیاں روزگار کے مواقع فراہم کرتی ہیں اور کافی تعداد میں لوگوں کو کھینچتی ہیں۔ ان میں صرف فیکٹری کے مزدور ہی نہیں ہوتے بلکہ نقل وحمل کے عاملین، دوکاندار، بینک کے ملازم، ڈاکٹر، اساتذہ اور دیگر خدمات فراہم کرنے والے لوگ ہوتے ہیں۔ جاپان کا کوب۔اوسا کا خطہ کئی صنعتوں کی موجودگی کی وجہ سے کثیف آبادی کا خطہ بن گیا ہے۔

> اگرچہ شہری زندگی بوجھل ہوسکتی ہے ..... شہری زندگی کے کچھ ناخوش گوار پہلوؤں کے بارے میں غور کیجیے۔

III سماجی اور ثقافتی عوامل (Social and Cultural Factors)

کچھ جگہوں پر زیادہ لوگ پہنچتے ہیں کیونکہ ان کی مذہبی یا ثقافتی اہمیت ہوتی ہے۔ اسی طرح ان جگہوں سے لوگ باہر نکل جاتے ہیں جہاں سماجی اور سیاسی ابتری ہوتی ہے۔ کئی مرتبہ حکومت لوگوں کو کم آباد علاقوں میں بسنے کے لیے یا بھیڑ بھاڑ والے علاقوں سے نکلنے کے لیے لالچ بھی دیتی ہے۔ کیا آپ اپنے علاقے کی کچھ ایسی مثالوں پر غور کر سکتے ہیں۔

اضافۂ آبادی POPULATION GROWTH

اضافۂ آبادی یا تغیر آبادی کا مطلب کسی خاص زمانے میں ایک خطہ میں بودوباش کرنے والے لوگوں کی تعداد میں تبدیلی ہے۔ یہ تبدیلی مثبت اور منفی دونوں ہوسکتی ہے۔ اسے مطلق عدد یا فی صد کی اصطلاح میں بیان کیا جاسکتا ہے۔ کسی علاقے میں آبادی کی تبدیلی معاشی ترقی، سماجی عروج اور خطے کی تاریخی وثقافتی پس منظر کا اہم اشاریہ ہے۔

آبادیاتی جغرافیہ کے کچھ بنیادی تصورات

آبادی کی افزائش: کسی خاص علاقے میں دو نقطۂ وقت کے درمیان آبادی کی تبدیلی کو آبادی کی افزائش یا نمو کہا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہم 2011 کی ہندوستان کی آبادی (121.01 کروڑ) میں سے 2001 میں ہندوستان کی آبادی (102.70 کروڑ) کو گھٹا دیتے ہیں تو پھر ہمیں مطلق

© NCERT not to be republished

عدد میں آبادی کی افزائش (18.15 کروڑ) حاصل ہوگی۔

آبادی کی شرح نمو: یہ فی صد میں بیان کی گئی آبادی کی تبدیلی ہے۔

آبادی کی قدرتی نمو: یہ کسی خاص علاقے میں دو نقطۂ وقت کے درمیان پیدائش اور اموات کے درمیان فرق کی وجہ سے ہونے والا آبادی میں اضافہ ہے۔

قدرتی نمو = پیدائش -موت

آبادی کی اصلی نمو : یہ ھے

پیدائش- اموات+داخلی ھجرت-خارجی ھجرت

آبادی کی مثبت نمو: یہ اس وقت ہوتا ہے جب دو نقطۂ وقت کے درمیان شرح پیدائش شرح اموات سے زیادہ ہو یا جب کسی خطے میں دوسرے ممالک سے لوگ مستقل ہجرت کرکے آجائیں۔

آبادی کی منفی نمو: اگر دو نقطۂ وقت کے درمیان آبادی گھٹتی ہے تو اسے آبادی کی منفی نمو کہتے ہیں۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب شرح پیدائش شرح اموات سے کم ہو یا لوگ دوسرے ممالک میں ہجرت کر جائیں۔

تبدیلیٔ آبادی کے اجزا

آبادی کی تبدیلی کے تین اجزا ہیں۔ پیدائش، موت اور ہجرت

خام شرح پیدائش (Crude birth rate = CBR) کو فی ہزار آبادی پر زندہ بچوں کی تعداد کی صورت میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ اس کی تحسیب اس طرح کی جاتی ہے۔

$$CBR = \frac{Bi}{P} \times 1000$$

یہاں، CBR= خام شرح پیدائش ؛ Bi= سال کے دوران زندہ پیدائش ؛ P= علاقے میں وسط سال کی آبادی

آبادی کی تبدیلی میں شرح اموات کا نمایاں کردار ہوتا ہے۔ آبادی میں اضافہ صرف شرح پیدائش کے بڑھنے سے نہیں ہوتا بلکہ شرح اموات کے کم ہونے کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔ خام شرح اموت (CDR) کسی علاقے میں اموات کی پیمائش کا آسان طریقہ ہے۔ شرح اموات کو کسی خاص علاقے میں ایک ہزار آبادی پر ایک سال میں رونما اموات کی تعداد کی صورت میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ خام شرح اموات کی تحسیب اس طرح کی جاتی ہے۔

$$CDR = \frac{D}{P} \times 1000$$

یہاں، CDR = خام شرح اموات؛ D = اموات کی تعداد؛ P = اس سال کے وسط میں آبادی کا تخمینہ۔

اکثر و بیشتر شرح اموات خطے کی آبادیاتی ساخت، سماجی پیش رفت اور معاشی ترقی کی سطح سے متاثر ہوتی ہے۔

ہجرت

پیدائش اور موت کے علاوہ ایک اور صورت ہے جس سے آبادی کی جسامت میں تبدیلی ہوتی ہے۔

جب لوگ ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں تو جس جگہ سے جاتے ہیں اسے **جائے پیدائش** (Place of Origin) اور جس جگہ وہ جاتے ہیں اسے **جائے سکونت** (Place of Destination) کہتے ہیں۔ جائے پیدائش آبادی میں کمی دکھاتا ہے جبکہ جائے سکونت میں آبادی بڑھتی ہے۔ ہجرت کی تشریح اس طرح کی جاسکتی ہے کہ یہ آبادی اور وسائل کے درمیان بہتر توازن قائم کرنے کے لیے ایک لگاتار جدوجہد ہے۔

ہجرت مستقل، عارضی اور موسمی ہوسکتی ہے۔ یہ دیہی علاقوں سے دیہی علاقوں کی طرف، دیہی علاقوں سے شہری علاقوں کی طرف، شہر سے شہر اور شہری علاقوں سے دیہی علاقوں کی طرف ہوسکتی ہے۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ ایک ہی آدمی داخلی و خارجی مہاجر دونوں ہی ہے؟

داخلی ہجرت (Immigration) جو مہاجر کسی نئی جگہ جاتے ہیں ان کو **داخلی مہاجر** (Immigrants) کہا جاتا ہے۔

ترک وطن (Emigration) جو مہاجر کسی جگہ کو چھوڑ کر جاتے ہیں ان کو **تارک وطن** (Emmigrants) کہا جاتا ہے۔

© NCERT not to be republished

کیا آپ ان وجوہات پر غور کر سکتے ہیں کہ لوگ کیوں ہجرت کرتے ہیں؟

لوگ بہتر معاشی اور سماجی زندگی کے لیے ہجرت کرتے ہیں۔ عوامل کے دو مجموعے ہجرت کو متاثر کرتے ہیں۔

فشاری عوامل (Push Factors) فشاری عوامل لوگوں کو ان کی جائے پیدائش کو کئی وجوہات جیسے بے روزگاری، خراب بود و باش، سیاسی ہلچل، ناخوشگوار آب و ہوا، فطری مصائب، وبائیں اور سماجی و معاشی پسماندگی وغیرہ کی بنیاد پر غیر دل کش بنا دیتے ہیں۔

22% of migrants to Mumbai are kids

Bulk Of Influx From Villages; Main Pull Factors To City Are Employment, M...

Migrant outflow: India No. 4

IN-BOUND VS OUT-BOUND

NET INWARD MIGRATION		NET OUTWARD MIGRATION	
USA	1160	MEXICO	400
AFGHANISTAN	428	CHINA	390
SPAIN	405	PAKISTAN	362
GERMANY	220	INDIA	280
CANADA	210	IRAN	276
UAE	192	INDONESIA	200
UK	137	PHILIPPINES	180
ITALY	120	UKRAINE	140
AUSTRALIA	100	KAZAKHSTAN	120
RUSSIA	80	SUDAN	104

All figures in lakhs

HEADED FOR MAXIMUM CITY

	2001	1991
No of migrants	5.2m	3.7m
From UP	1.2m (24%)	0.7m (19%)
From rest of Maharashtra	1.9m (37%)	15.2m (41%)

Annual rate of increase of migration: 3%

Ages	
Below 25 years	68%
Above 35 years	11%
Child migrants	22%

One immigrant in UK per min

Matthew Hickley

Immigrants are arriving in Britain at the rate of one a minute, a report reveals. The number of UK citizens emigrating to live abroad is equal to one every five minutes. The figures emerged less than a week before Romania and Bulgaria join the European Union on January 1 giving 30 million more people the right to enter Britain. The latest EU expansion is expected to unleash a huge wave of immigration similar to that which followed the entry of eight former communist states in 2004. The figures come in an analysis of official Government immigration statistics for 2005 by the MigrationWatch think tank.

Some 65,000 eastern Europeans were officially classified as immigrants last year, but MigrationWatch suggests 1,500 foreigners arrived

It warns they are a underestimate as counting methods focus on three main airports and largely ignore the coach services and budget flights to regional airports favoured by eastern Europeans. Some 65,000 eastern Europeans were officially classified as immigrants last year. However, MigrationWatch suggests that the real figure was 1,500. DAILY MAIL, LONDON

سرگرمی

اخبارات کی ان سرخیوں کا مشاہدہ کیجیے اور ان وجوہات کے بارے میں غور کیجیے کہ کچھ ممالک مہاجرین کے لیے دل کش مقام کیوں ہیں؟

شہروں کی طرف ہجرت عمر اور جنس کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ یعنی زیادہ تر کام کاجی عمر کے لوگ شہروں کی طرف ہجرت کرتے ہیں۔ کیا آپ ان وجوہات کے بارے میں سوچ سکتے ہیں کہ ممبئی کی طرف ہجرت کرنے والوں میں 22 فی صد بچے کیوں ہیں؟

© NCERT not to be republished

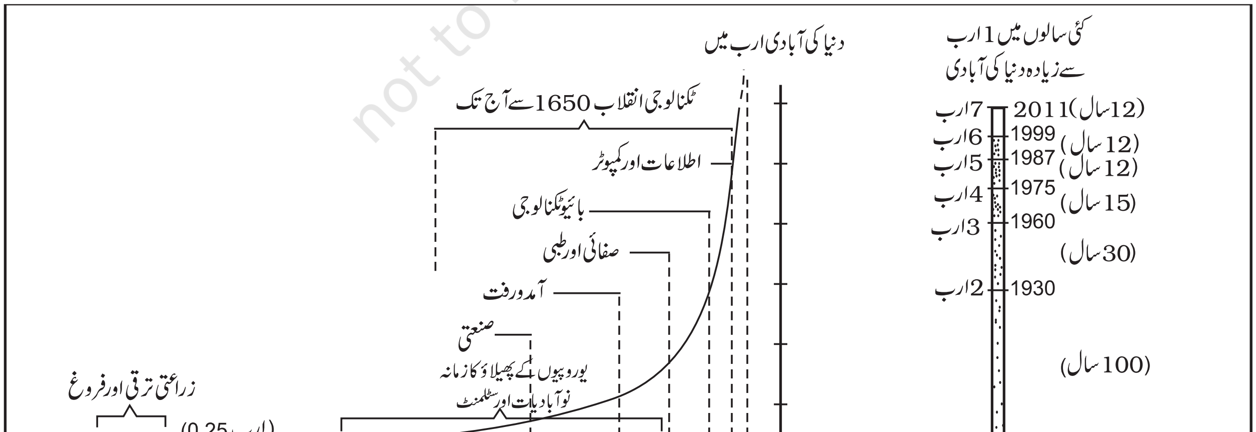

شکل 2.3: وسائل، ٹکنالوجی اور آبادی کی نمو

جدول 2.1 دنیا کی آبادی کے دوگنا ہونے کی وقت مدت

مدت	آبادی	آبادی کے دوگنا ہونے کی مدت
10,000 ق م	50لاکھ	
1650 عیسوی	50 کروڑ	1,500 سال
1804 عیسوی	100 کروڑ	154 سال
1927 عیسوی	200 کروڑ	123 سال
1974 عیسوی	400 کروڑ	47 سال
2025 عیسوی	800 کروڑ تخمینہ عدد	51 سال

ماخذ: ڈیموگرافک ایئر بک 2009-10

کش عوامل (Pull Factors) منزل مقصود کو جائے پیدائش کی بہ نسبت کئی وجوہات کی بنا پر زیادہ دل کش بنا دیتے ہیں۔ جیسے روزگار کے بہتر مواقع، اچھی طرز زندگی، امن واستقلال، تحفظ زندگی اور مال و دولت اور خوش گوار آب وہوا۔

آبادی کی نمو کا رجحان

TRENDS IN POPULATION GROWTH

زمین پر آبادی چھ ارب سے زیادہ ہے۔ آبادی کی جسامت میں یہ اضافہ صدیوں میں ہوا ہے۔ دور اول میں دنیا کی آبادی بہت آہستہ آہستہ بڑھی۔ گذشتہ کچھ صدیوں میں آبادی حیرت انگیز طور پر بڑھنے لگی۔

شکل 2.3 آبادی کی نمو کی کہانی سناتا ہے۔ تقریباً 8000 سے 12000 سال قبل تک آبادی کی ضخامت کم تھی۔ تقریباً 80 لاکھ۔ پہلی صدی عیسوی میں 30 کروڑ سے کم تھی۔ سولہویں اور سترہویں صدی کے دوران دنیا میں پھیلتی تجارت نے آبادی کی نمو کا تیز رفتار عہد قائم کر دیا۔ 1750ء کے آس پاس صنعتی انقلاب کے آغاز پر دنیا کی آبادی 55 کروڑ ہوگئی۔ اٹھارھویں صدی میں صنعتی انقلاب کے بعد دنیا کی آبادی میں بہت تیزی سے اضافہ ہوا۔ اب تک جو تکنیکی ترقی ہوئی اس کی وجہ سے شرح اموات میں کمی آئی اور اسی نے آبادی کی تیز رفتار نمو کے لیے اسٹیج فراہم کیا۔

سائنس اور ٹکنالوجی نے آبادی کی نمو میں کس طرح مدد کی؟

بھاپ کے انجن نے انسانی اور حیوانی توانائی کی جگہ لے لی اور پانی اور ہوا کی میکانیکی توانائی بھی فراہم کی۔ اس کی وجہ سے زرعی اور صنعتی پیداوار میں اضافہ ہوا۔

مہاماری اور دیگر متعدی بیماریوں کے خلاف جد وجہد، طبی سہولیات اور صفائی میں اصلاح کی وجہ سے پوری دنیا میں تیزی سے شرح اموات میں کمی آئی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

گذشتہ پانچ سو سالوں میں انسانی آبادی دس گنا بڑھی ہے۔

صرف بیسویں صدی ہی میں آبادی میں چار گنا اضافہ ہوا ہے۔

دنیا کی آبادی کے دوگنا ہونے کی مدت

DOUBLING TIME OF WORLD POPULATION

انسانی آبادی کو ایک ارب تک پہونچنے میں دس لاکھ سال سے زیادہ لگ گئے۔ لیکن پانچ ارب سے چھ ارب تک پہونچنے میں صرف بارہ سال لگے۔ جدول 2.1 کو غور سے دیکھیے جس میں دکھایا گیا ہے کہ دنیا کی آبادی کے دوگنا ہونے کی مدت تیزی سے کم ہو رہی ہے۔

© NCERT not to be republished

آبادی کے دوگنا ہونے میں علاقائی تفریق بھی بہت زیادہ ہے۔ ترقی پذیر ممالک کے مقابلے میں ترقی یافتہ ممالک کی آبادی کو دوگنا ہونے میں زیادہ وقت لگا ہے۔ زیادہ تر آبادی میں اضافہ ترقی پذیر ممالک میں ہو رہا ہے جہاں آبادی کا انفجار ہے۔ ایسا کیوں ہے؟

تغیر آبادی کی مکانی ترتیب
SPATIAL PATTERN OF POPULATION CHANGE

دنیا کے مختلف حصوں میں آبادی کی تبدیلی کا موازنہ کیا جاسکتا ہے۔ ترقی پذیر ممالک کے موازنہ میں ترقی یافتہ ممالک میں آبادی کی نمو کم ہے۔ معاشی ترقی اور آبادی کی نمو میں منفی تعلق ہے۔

اگرچہ آبادی میں تبدیلی کی سالانہ شرح (1.4 فی صد) کم ظاہر ہوتی ہے (جدول 2.3) لیکن حقیقت میں یہ ایسا نہیں ہے کیونکہ:

- جبکہ سالانہ شرح بہت بڑی آبادی پر نافذ کی جاتی ہے تو ایسی آبادی میں بڑی تبدیلی ہوتی ہے۔
- اگرچہ شرح نمو گھٹتی رہتی ہے پھر بھی آبادی میں ہر سال اضافہ ہوتا ہے۔ بچوں کی پیدائش کے دوران شرح موت کی وجہ سے نوزائیدہ شرح اموات بڑھ سکتی ہے۔

جدول 2.2: آبادی میں اضافہ (15-2010)

خطے	شرح نمو 1990-95	شرح نمو 2010-15
دنیا	1.6	1.4
افریقہ	2.4	2.6
یوروپ	0.2	0.1
شمالی امریکہ	1.4	0.8
لاطینی امریکہ اور کیریبین	1.7	1.1
ایشیا	1.6	1.0
اوشینیا (آسٹریلیا، نیوزیلینڈ اور فیجی)	1.5	1.5

ماخذ: ڈیموگرافک ایئر بک 2015

تغیر آبادی کا اثر
IMPACT OF POPULATION CHANGE

ایک بڑھتی ہوئی معیشت میں آبادی میں تھوڑا سا اضافہ ہونا چاہیے۔ تاہم ایک خاص سطح سے زیادہ ہونے پر مسائل پیدا ہونے لگتے ہیں۔ ان میں سے وسائل کا خاتمہ سب سے زیادہ سنگین ہے۔ آبادی میں کمی بھی فکر کی بات ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ وسائل جو پہلے آبادی کے لیے متحمل تھے۔ اب اسی آبادی کو برقرار رکھنے میں ناکافی ہیں۔

افریقہ اور دولت مشترکہ کی آزاد ریاستوں (CIS) کے کچھ حصوں اور ایشیا میں مہلک ایچ آئی وی/ایڈز کے وبائی امراض نے شرح اموات کو بڑھایا ہے اور اوسط متوقع عمر (Life Expectancy) کو کم کر دیا ہے۔ اس کی وجہ سے آبادی کی نمو کی رفتار کم ہوگئی ہے۔

> **آبادی کی شرح افزائش**
>
> ہندوستان میں آبادی کی سالانہ شرح نمو 1.64 فی صد ہے۔ کچھ ترقی یافتہ ممالک کی آبادی کو دوگنا ہونے میں 318 سال لگیں گے جب کہ کچھ ممالک میں اب تک دوگنا ہونے کی علامات نہیں ہیں۔

آبادیاتی عبور DEMOGRAPHIC TRANSITION

کسی علاقے کی مستقبل کی آبادی کی تشریح اور پیشین گوئی کے لیے آبادیاتی عبور کے نظریے (Demographic Transition Theory) کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ نظریہ ہمیں بتاتا ہے کہ کسی بھی خطے کی آبادی میں تبدیلی زیادہ پیدائش اور زیادہ اموات سے کم پیدائش اور کم اموات کی طرف ہوتی ہے جیسے جیسے سماج دیہی زرعی اور ناخواندہ سماج سے شہری صنعتی اور خواندہ سماج کی طرف بڑھتا ہے۔ یہ تبدیلیاں کئی مراحل میں ہوتی ہیں جن کو مجموعی طور پر آبادیاتی دور (Demographic Cycle) کہا جاتا ہے۔

© NCERT not to be republished

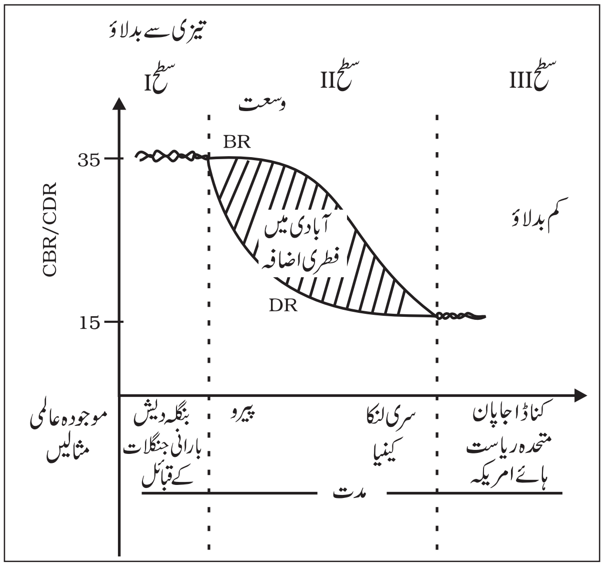

شکل 2.4 آبادیاتی عبور کا نظریہ

شکل 2.4 میں آبادیاتی عبور کے نظریہ کے تین مرحلہ وار نمونے کی تشریح کی گئی ہے۔

پہلے مرحلے میں زیادہ زائیدگی (Fertility) اور زیادہ اتلاف جان (Mortality) ہوتی ہے کیونکہ لوگ وبائی امراض اور تغیر پذیر خوراک کی سپلائی کی وجہ سے رونما اموات کی بھرپائی بچوں کی زیادہ پیدائش سے کرتے ہیں۔ آبادی کی نمو سست رفتار ہوتی ہے۔ زیادہ تر لوگ زراعت میں منہمک ہوتے ہیں جہاں بڑا خاندان ایک اثاثہ ہے متوقع عمر (Life Expectancy) کم ہے، لوگ زیادہ تر ناخواندہ ہیں اور ان کی تکنیکی سطح کم ہے۔ 200 سال قبل دنیا کے تمام ممالک اس مرحلے میں تھے۔

دوسرے مرحلے کی ابتدا میں زائیدگی زیادہ رہتی ہے لیکن وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ کم ہونے لگتی ہے۔ اس کے ساتھ شرح اموات بھی کم ہو جاتی ہے۔ صفائی ستھرائی اور حالات صحت میں اصلاح کی وجہ سے اتلاف جان میں کمی ہوتی ہے۔ اس خلیج کی وجہ سے آبادی میں خالص اضافہ زیادہ ہوتا ہے۔

آخری مرحلے میں، زائیدگی اور اتلاف جان دونوں ہی کافی حد تک کم ہو جاتے ہیں۔ آبادی میں ٹھہراؤ آجاتا ہے یا اضافے کی رفتار سست ہو جاتی ہے۔ آبادی کی شہرکاری ہو جاتی ہے لوگ خواندہ ہوتے ہیں، تکنیکی معلومات زیادہ ہوتی ہے اور جان بوجھ کر خاندان کے سائز پر کنٹرول رکھتے ہیں۔

اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ انسانی آبادی انتہائی لچیلی ہے اور اپنی زائیدگی ہم آہنگ کر سکتی ہے۔

موجودہ دور میں مختلف ممالک آبادیاتی عبور کے مختلف مراحل میں ہیں۔

ضبط آبادی کے طریقے

POPULATION CONTROL MEASURES

خاندانی منصوبہ بندی بچوں کی پیدائش کے درمیان فاصلہ قائم کرنا یا پیدائش کو روکنا ہے۔ خاندانی منصوبہ بندی کی خدمات تک رسائی آبادی کی نمو کو محدود کرنے اور عورتوں کی صحت کو سدھارنے کا ایک اہم عامل ہے۔ پروپیگنڈہ، مانع حمل اشیا (Contraceptives) کی مفت تقسیم اور بڑے خاندانوں پر مزید ٹیکس کچھ ایسے پیمانے ہیں جن سے آبادی پر روک تھام میں مدد ملتی ہے۔

تھامس مالتھس نے اپنے نظریہ (1798) میں یہ کہا تھا کہ لوگوں کی تعداد خوراک کی سپلائی کے بہ نسبت زیادہ تیزی سے بڑھے گی۔ اور اس میں مزید اضافے کا نتیجہ قحط، بیماری اور جنگ کی صورت میں آبادی کی تباہی کی شکل میں ظاہر ہوگا۔ طبعی رکاوٹوں کی بہ نسبت انسدادی رکاوٹیں (Preventive Checks) بہتر ہوتی ہیں۔ اپنے وسائل کو برقرار رکھنے کے لیے دنیا کو آبادی کے تیز رفتار اضافے پر روک لگانا ہوگا۔

© NCERT not to be republished

مشق

1۔ ذیل میں دیے گیے چار متبادل میں سے صحیح جواب کا انتخاب کیجیے۔

(i) مندرجہ ذیل میں سے کس براعظم میں آبادی کی نمو سب سے زیادہ ہے؟

(a) افریقہ (b) ایشیا

(c) جنوبی امریکہ (d) شمالی امریکہ

(ii) مندرجہ ذیل میں سے کون منتشر آبادی کا علاقہ نہیں ہے۔

(a) اٹاکاما (b) استوائی خطہ

(c) جنوب مشرقی ایشیا (d) قطبی خطہ

(iii) مندرجہ ذیل میں سے کون فشاری عامل (Push Factor) نہیں ہے؟

(a) پانی کی کمی (b) بے روزگاری

(c) طبی/تعلیمی سہولیات (d) وبائی امراض

(iv) مندرجہ ذیل میں سے کون سا ایک حقیقت نہیں ہے؟

(a) گذشتہ 500 سالوں میں انسانی آبادی میں دس گنا اضافہ ہوا ہے۔

(b) آبادی کو 5 ارب سے 6 ارب تک پہونچنے میں سو سال کا عرصہ لگا۔

(c) آبادیاتی عبور کے پہلے مرحلے میں آبادی کی نمو زیادہ ہوتی ہے۔

2۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب تقریباً 30 الفاظ میں دیجیے۔

(i) آبادی کی تقسیم کو متاثر کرنے والے تین جغرافیائی عوامل کا نام بتایئے۔

(ii) دنیا میں آبادی کی اونچی کثافت والے کئی علاقے ہیں۔ ایسا کیوں ہوا؟

(iii) تغیر آبادی کے تین اجزا کیا ہیں؟

3۔ مندرجہ ذیل کے درمیان فرق واضح کیجیے۔

(i) شرح پیدائش اور شرح اموات

(ii) ہجرت کے فشاری عوامل اور دل کش عوامل

4۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب تقریباً 150 الفاظ میں دیں۔

(i) دنیا کی آبادی کی تقسیم اور کثافت کو متاثر کرنے والے عوامل کو بیان کیجیے۔

(ii) آبادیاتی عبور کے تین مراحل کو بیان کیجیے۔

© NCERT not to be republished

نقشے کی مہارت

دنیا کے خاکائی نقشے پر مندرجہ ذیل کو دکھایئے اور ان کے نام لکھیے۔

(i) آبادی کی منفی شرح نمو والے یورپ اور ایشیا کے ممالک۔

(ii) تین فی صد سے زائد آبادی کی شرح نمو والے افریقی ممالک (دیکھیے ضمیمہ I)

پروجیکٹ/سرگرمی

(i) کیا آپ کے خاندان میں کسی نے ہجرت کی ہے؟ ان کے مقام مقصود کے بارے میں لکھیے۔ انہیں کس بات نے ہجرت کرنے پر مجبور کیا؟

(ii) اپنی ریاست میں آبادی کی تقسیم اور کثافت پر ایک مختصر رپورٹ لکھیے۔

© NCERT
not to be republished